رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۵؎

ششماہی ۸؎

سہ ماہی ۱۲؎

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

جلد ۲۵ | مؤرخہ ۱۵ ر رجب ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا۔ مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا

"درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے۔ کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کردوں۔ اور بداندیش ارادہ کرتا ہے۔ کہ میں ان کو کچل ڈالوں۔ مگر خدا کہتا ہے۔ کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا۔ مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا۔ اور کوئی زمین کا ہاتھ اُس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا۔ جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں۔ جو اپنے مکروہ اور قابلِ شرم منصوبوں کے وقت اُس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں۔ اور ان کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔" (کتاب البریہ)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج سردرد اور حرارت کی تکلیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بازو میں درد کی کئی روز سے تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج مقامی لجنہ اماء اللہ کا ماہوار اجلاس منعقد ہوا جس میں مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری اور ملک نذیر احمد صاحب ریاض نے تقریریں کیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیشنل لیگ قادیان کا غیر معمولی جلسہ

نیشنل لیگ کورز کے لاہور میں اجتماع کا اعلان

قادیان ۲۰ ستمبر کل ۹ بجے رات مسجد محلہ ریتی چھلہ کے متصل نیشنل لیگ قادیان کا ایک جلسہ ہوا جس میں جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان اور جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے تقریریں کیں۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے اپنی تقریر میں ان واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو جماعت احمدیہ کو خواہ مخواہ ستانے اور دکھ دینے کے لئے ۱۹۳۴ء سے مرکز احمدیت میں مخالفین کی طرف سے رونما ہو رہے ہیں کہا۔ احمدیت کے خلاف یہ منظم منصوبہ ہے۔ جو مختلف پہلو بدل بدل کر سامنے آتا ہے آج کل احرار کے والنٹیرز ہمارے محلوں میں اور ہمارے مکانوں کے پاس دندناتے اور نہائت اشتعال انگیز نعرے لگاتے پھرتے ہیں۔ مگر ہمیں صبر اور استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ آپ نے نوجوانوں کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تمہاری نیشنل لیگ کا مقصد بنی نوع انسان کی خدمت ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ اپنی تنظیم اعلےٰ پیمانہ پر کرو۔ اور ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کے قابل بنو۔ دوران تقریر میں شیخ صاحب نے یہ بھی اعلان کیا۔ کہ پچھلے دنوں آل انڈیا نیشنل لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا تھا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ کے صدر مقام لاہور میں ایک جلسہ کیا جائے۔ جس میں نیشنل لیگ کی کورز شریک ہوں۔ یہ جلسہ ۱۳ اکتوبر کو قرار پایا ہے۔ جس میں تقریر کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے درخواست کی گئی تھی۔ اور حضور نے ازراہ نوازش یہ درخواست منظور فرمائی ہے۔ قادیان کی کور اور دوسرے مقامات کی نیشنل لیگ کورز کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

ان کے بعد شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ اللہ اکبر اور صدر نیشنل لیگ زندہ باد کے نعروں کے درمیان تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے نہائت سلجھی ہوئی اور نہائت مدلل تقریر کی۔ جس میں دنیا اور خاص کر ہندوستان اور خصوصاً پنجاب کے موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج کل ہر جگہ بے چینی اور بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔ وہ اسباب جو بد امنی کا باعث ہیں۔ جب تک ان کو دور نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک امن قائم نہیں ہوگا۔ پنجاب میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم یہ نہائت مبارک ارادہ کر کے کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ مختلف اقوام میں صلح اور اتحاد قائم کریں۔ اور اس کے لئے وہ کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو امن کے دشمن اور فتنہ و فساد کے عادی ہیں۔ وہ روکاوٹ بن رہے ہیں۔ اور فتنے اٹھا رہے ہیں۔ دراصل ان کی غرض موجودہ حکومت کو ناکام بنانا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ملک میں امن و امان قائم ہو۔

جناب شیخ صاحب کی تقریر کے بعد دعا کی گئی۔ اور جلسہ گیارہ بجے کے قریب ختم ہوا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۹ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:-

۱۱۳۵	بیعت بذریعہ خطوط۔ نور فاطمہ صاحبہ	ضلع نواب شاہ
۱۱۳۶	" نذیر بیگم صاحبہ	" "
۱۱۳۷	K. Mohd Kunhi	سٹریٹس سیٹلمنٹ
۱۱۳۸	" احمد الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۱۳۹	" عبد العزیز صاحب	" ہوشیارپور
۱۱۴۰	دستی بیعت۔ اللہ رکھی صاحبہ	لائل پور
۱۱۴۱	" احمد بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۱۴۲	" دولت بی بی صاحبہ	" "
۱۱۴۳	" فضل النساء صاحبہ	" لاہور

جلسہ سالانہ کے چندہ کے لئے جلد توجہ کی ضرورت

چندہ جلسہ سالانہ کے لئے ۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء کے الفضل میں تحریک شائع کی جا چکی ہے۔ علیحدہ بھی جماعتوں میں بھجوائی گئی ہے۔ چونکہ انتظامات جلسہ کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے احباب اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور جماعت کا چندہ جلد وصول کر کے بھجوائیں تا منتظمین جلسہ کو روپیہ کے بروقت نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ کے انتظامات میں مشکلات پیدا نہ ہوں۔ ناظر بیت المال قادیان

ضروری اطلاع

ممبران دارالشکر کمیٹی کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کے ذمہ ۲۹ ستمبر کی شام کو بقایا ہوگا۔ ان کے نام ۳۰ ستمبر کے قرعہ میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ اس لئے احباب اپنا اپنا بقایا صاف کر دیں۔

صدر کمیٹی دارالشکر قادیان

منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان

بوجہ یوم التبلیغ ٹورنامنٹ ۔ ۱۰ اکتوبر کی بجائے ۱۱ اکتوبر کو شروع ہوگا۔ اور ۱۵ اکتوبر تک رہے گا۔ داخلہ کی آخری تاریخ ۲ اکتوبر ہے۔ (سکرٹری)

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مقامی واعظ انتڑیوں کے درد کی وجہ سے چند دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بعض دفعہ درد کا نہائت شدید دورہ ہو جاتا ہے۔ اور ضعف بہت بڑھ جاتا ہے۔ احباب مولوی صاحب کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔ (۲) چوہدری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۴۰۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ رجب ۱۳۵۶ھ

مجلسِ اتحاد پنجاب کی ایک نہایت اہم قرارداد

پنجاب کے تمام فرقوں میں اتحاد۔ اور اتفاق پیدا کرنے کے لئے سَر سکندر حیات خان وزیر اعظم نے جو مجلس اتحاد مرتب کی ہے۔ اسے عملی رنگ میں وُہ لوگ جن کا کاروبار فرقہ وارانہ جھگڑوں فتنوں۔ اور فسادوں پر مبنی ہے۔ اور جو اپنے زیرِ اثر عوام کو مشتعل کرکے ایک طرف تو ان کی جیبیں خالی کراتے ہیں۔ اور دوسری طرف انہیں طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کرتے ہیں۔ کامیاب نہ ہونے دیں۔ تو اور بات ہے۔ اور مجلس اتحاد کے ممبر بن کر جلسوں میں تو سب کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں لیکن باہر آکر اس کی تخریب کے درپے ہوں تو الگ امر ہے۔ ورنہ مجلس اتحاد کی سب کمیٹی نے جو قراردادیں تجویز کی ہیں۔ ان کے مفید اور ہر مذہب وملت کے لوگوں کے لئے مساوی ہونے میں کوئی شُبہ نہیں ؛

چند ایک قراردادوں کے متعلق ہم اپنے ایک گزشتہ پرچہ میں اظہارِ خیالات کر چکے ہیں۔ اب ایک اور نہایت اہم قرارداد کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اشاعت مذہب کے متعلق ہے۔ کسی مذہب کے پیرو اگر اپنے مذہب کی اشاعت اس لئے کریں۔ کہ اسے وُہ دیگر تمام مذاہب سے افضل اور اعلےٰ یقین کرتے ہیں۔ تو ان کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے مذہب کی خوبیاں اور اس کی صداقتیں لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اور بتائیں کہ اس مذہب میں داخل ہونے پر یہ یہ برکات حاصل ہوں گی۔ اس طرح نہ صرف دیگر مذاہب کے پیرووں کو کسی قسم کا شکوہ وشکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وُہ زیادہ توجہ اور شوق کے ساتھ اس مذہب کی طرف مائل ہو سکتے ہیں جس کی طرف مذکورہ بالا طریق سے انہیں دعوت دی جائے۔ لیکن اس وقت صورتِ حالات یہ ہے۔ کہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی تو ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ اور دوسرے مذاہب کے نقائص نکالنا۔ اور ان پر اعتراض کرنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ اور عام طور پر چونکہ اعتراضات کرتے ہُوئے حدودِ شرافت اور تہذیب کو پامال کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے فرقہ وارانہ ناچاقیاں اور فسادات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح نہ صرف اشاعتِ مذہب کا مقصد بالکل فوت ہوتا جا رہا ہے۔ بلکہ دیگر مذاہب کے متعلق نفرت اور حقارت کا جذبہ مضبوط ہو رہا ہے ؛

ظاہر ہے۔ کہ جب تک ان حالات کی اصلاح نہ ہو۔ اس وقت تک فرقہ وارانہ اتحاد اور اتفاق کی توقع رکھنا فضول ہے۔ مجلس اتحاد کی سب کمیٹی نے اس بارے میں جو قرارداد پاس کی ہے۔ وُہ یہ ہے :-

"ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ کہ آزادانہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکے۔ نیز رضا و رغبت سے دوسرے مذہب میں داخل ہونا بھی ممنوع نہیں۔ مگر مذہب کی تبلیغ اس حد تک محدود ہونی چاہیئے۔ کہ متعلقہ مذہب کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اور جس جگہ دُوسرے مذاہب سے مقابلہ کرنا پڑے وہاں ایسی صورت میں مقابلہ کیا جائے۔ کہ کسی قسم کے اشتعال انگیز الفاظ استعمال نہ ہوں۔ اور نہ بانیانِ مذہب یا مذاہب پر صریح حملہ ہو"

اس قرارداد میں ہر مذہب کے لوگوں کو اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کی پوری پوری آزادی ہی نہیں دی گئی۔ بلکہ بہت بڑی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ اور وُہ اس طرح کہ جب کسی پر بیہودہ اعتراض کرکے کسی کے بزرگوں پر ناپاک الزام لگا کر کسی کے پیشواؤں پر طعن وتشنیع کرکے دل آزاری نہیں کی جائے گی بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان ہونگی۔ تو وُہ صاف مطلوب پر اثر انداز بھی ہونگی ؛

ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے اس قرارداد کا نہایت خوشی کے ساتھ خیر مقدم کرتے۔ اور اسے مرتب کرنے والوں کو مبارکباد کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت منصفانہ طریقِ عمل پیش کیا ہے۔ اور مختلف اقوام کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے ایسی صورت قرار دی ہے جس کے خلاف کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ؛

ہمارے لئے یہ تجویز اس لئے بھی نہایت خوشکن اور مسرت انگیز ہے کہ بنی نوعِ انسان میں اتحاد واتفاق کے اس مبلغ نے جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ اور جس نے دُنیا کے سامنے ایسے اصُول پیش فرمائے۔ جن پر عمل کرنے سے ساری دُنیا امن اور خوشحالی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ آج سے کئی سال قبل تبلیغ مذہب کے متعلق نہایت دردمند دل کے ساتھ یہ فرما چکے ہیں کہ :-

"تعصبات سے دُور ہو کر بھائیوں کی طرح باہمی اتفاق سے اپنے اپنے دین اور کتاب کی خوبیاں آہستگی اور ٹھنڈے دل سے ایک دُوسرے پر ظاہر کریں۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ کہ اس اتفاق کی برکت سے سچے مذہب کے انوار لوگوں پر ظاہر ہو جائیں"
(تبلیغ رسالت صفحہ ۵۹)

ان الفاظ سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اپنے دین اور کتاب کی خوبیاں بیان کرنے کا نتیجہ باہمی اتحاد واتفاق قرار دیا ہے۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ اس طرح سچے مذہب کے انوار بھی لوگوں پر ظاہر ہو سکیں گے۔ گویا یہ تجویز ان لوگوں کے لئے بھی نہایت مفید اور مؤثر ہے۔ جو مختلف اقوام۔ اور مختلف مذاہب کے لوگوں میں اتحاد۔ اور اتفاق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی نہایت مبارک ہے۔ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا مذہب پھیلے۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگ ان کے مذہب میں داخل ہوں پس جبکہ یہ تجویز ایسی جامع۔ اور اس قدر مفید ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اس پر عمل نہ کیا جائے ؛

اسی سلسلہ میں مجلس اتحاد کی یہ تجویز بھی نہایت معقول ہے۔ کہ تمام قومیں آزاد ہیں۔ کہ اپنے اپنے معابد میں بے روک ٹوک اور بغیر کسی کی مداخلت کے آزادانہ اپنے مذہبی فرائض سرانجام دے سکیں۔ ان مذہبی فرائض میں اذان۔ آرتی۔ سنکھ اور جیاکارا بھی شامل ہیں ؛

عبادت کیا ہے۔ اپنے خالق ومالک کے حضُور اپنی عبودیت کا اظہار۔ اس کے لئے مختلف مذاہب نے جو طریق رکھے ہیں وُہ سب قابل احترام ہیں۔ اور کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ محض اس لئے کسی کی عبادت میں مخل ہوں۔ اور اس میں روکاوٹ ڈالیں کہ وُہ ان کے طریقِ عبادت کے مطابق نہیں۔ بلکہ انسانیت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے لئے آسانیاں بہم پہونچائی جائیں۔ بانئ اسلام علیہ السلام کا تو اس بارہ میں اسوۂ حسنہ یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنی مسجد میں عیسائیوں کے ایک وفد کو عبادت کرنے کی اجازت فرما دی۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کو ہرگز کسی احمدی نے قتل کی دھمکی نہیں دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی صاحب کا بلاوجہ اضطراب اور بے بنیاد الزامات

(۱)

دھمکی کا خط

مولوی محمد علی صاحب نے "قتل کی دھمکی" کے عنوان سے اخبار "پیغام صلح" میں تحریر کیا ہے۔

"اسی جماعت (احمدیہ) کا ایک شخص مجھے ایک خط لکھتا ہے۔ اور وہ صاف کہتا ہے۔ کہ اس کا ذاتی خیال تو یہ تھا۔ کہ "پیغام صلح" میں جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے مگر اس کی جماعت نے اسے یقین دلا دیا ہے کہ اس ساری "بدذاتی اور شرارت" کی جڑ تم ہو اور کہ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ تم میں اور کعب بن اشرف میں کوئی فرق نہیں۔ اور تمہیں اسی انجام کا منتظر رہنا چاہیئے۔ یعنے جس طرح اسے قتل کیا گیا تھا اسی طرح مجھے بھی قتل کیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ یہی مضمون ڈاکٹر بشارت احمد اور سید محمد حسین شاہ صاحب کے لئے بھی ہے۔ یعنی انہیں بھی قتل کیا جائیگا"

(پیغام صلح ۲۶ اگست ۱۹۳۷ء)

خط میں بیان کردہ امور

اس عبارت میں جناب مولوی صاحب نے مندرجہ ذیل امور بیان فرمائے ہیں

(۱) ان کو کسی شخص نے ایک خط لکھا جسے مولوی صاحب جماعت احمدیہ کا ایک فرد قرار دیتے ہیں۔

(۲) اس شخص نے لکھا ہے۔ کہ میرا ذاتی خیال تو یہی تھا۔ کہ "پیغام صلح" میں جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے۔

(۳) مگر اب اس کی جماعت نے اسے یقین دلا دیا ہے۔ کہ اس ساری "بدذاتی اور شرارت" کی جڑ مولوی محمد علی صاحب ہیں۔

(۴) وہ کہتا ہے ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور کعب بن اشرف میں کوئی فرق نہیں۔

(۵) تمہیں اسی انجام کا منتظر رہنا چاہیئے مولوی صاحب فرماتے ہیں گویا ان کو بھی قتل کیا جائے گا۔

(۶) ساتھ ہی لکھا ہے۔ کہ یہی مضمون ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور سید محمد حسین شاہ صاحب کے لئے بھی ہے مولوی صاحب کہتے ہیں۔ یعنی انہیں بھی قتل کیا جائے گا۔

مولوی محمد علی صاحب کا مبہم بیان

یہ چھ امور ہیں جو جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے الفاظ میں اور کئی جگہ "یعنی" لگا کر ذکر فرمائے ہیں۔ لیکن لکھنے والے کا نام۔ اس کی جگہ اور اس کے "قادیانی" ہونے کی دلیل کا کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ ظلم تو یہ ہے۔ کہ یہ بھی نہیں بتایا کہ لکھنے والے نے دعوے کیا ہے۔ کہ میں "قادیانی" ہوں۔ اگر ہمارے سامنے خط کا عکس ہوتا تو ہم اس کے اصل کلمات کی روشنی میں اس کی حقیقت طشت از بام کرتے۔ مگر جبکہ جناب مولوی صاحب نے خاص مصلحت کے ماتحت نہ اس خط کا عکس شائع فرمایا ہے۔ اور نہ ہی اس کے اصل الفاظ شائع کئے ہیں۔ بلکہ ان تمام امور کو پردہ راز میں رکھ کر ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کو اختیار دے دیا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ قادیان اور اس کے واجب الاطاعت امام پر ناواجب حملوں میں مزید اضافہ کر دے۔ اور چند جماعتوں سے مخصوص ریزولیوشنز پاس کرا کر حکومت کے پاس بھجوا دے تا کہ حکومت "پیغام صلح" کی گزشتہ دریدہ دہنی پر کوئی ایکشن نہ لے سکے اور اس کی انگیخت قتل پر اسے کوئی سرزنش کر سکے۔ اس کے "ائمۃ تلبیس" ایسے ناپاک مضامین پر جنہیں "زمیندار" بھی حضرت امام جماعت احمدیہ کے حق میں صراحتاً "گالیاں" قرار دے چکا ہے۔ "پیغام صلح" کو تنبیہہ نہ ہو بہرحال ان کا کچھ مقصد ہو۔ جناب مولوی صاحب نے اس خط کے معاملہ کو تشنہ بیان چھوڑا ہے۔ تاہم ہمیں اس مبہم بیان کی تہ میں بھی بعض حقائق نظر آتے ہیں قارئین مندرجہ ذیل امور پر نظر غائر ڈالیں۔

خط کے بناوٹی ہونے کا ناقابل تردید ثبوت

اول۔ اس خط کی تاریخ اگرچہ مولوی محمد علی صاحب نے درج نہیں کی۔ لیکن ایڈیٹر صاحب پیغام اس خط کو معقولیت کا جامہ پہنانے کے لئے لکھتے ہیں۔ کہ "۶ اگست کی شب کو قادیان میں جلسہ ہوا۔ مختلف مقررین نے تقریریں کیں۔" انہی تقریروں میں کعب بن اشرف کا ذکر ہے۔ اس جلسہ کی روئداد ۸ اگست کے الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ خلیفہ صاحب کے فدائی نے بھی اپنے سرخ خط میں کعب بن اشرف کا ذکر کیا ہے۔ **یہ خط مورخہ ۱۰ اگست کو ایبٹ آباد سے سپرد ڈاک ہوا ہے۔**"

(پیغام صلح ۳۰ اگست)

اس عبارت سے زیر بحث خط کی تاریخ اور اس کا مقام ڈاک بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ قرین قیاس یہی ہے۔ کہ ایبٹ آباد سے ۱۰ اگست کو اس خط کا لکھا جانا سوچی ہوئی تدبیر ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جس جلسہ کی روئداد ۸ اگست کے "الفضل" میں طبع ہوئی۔ اس میں کعب بن اشرف کی شرارتوں کا بھی ذکر تھا۔ مگر یہ کہ مولوی محمد علی صاحب کعب بن اشرف ہیں۔ یا کسی دریدہ دہن کو قتل کر دیا جائے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اس روئداد میں تو یہ لکھا ہے۔

"ہمارے لئے یہ بہت بڑی تکلیف ہے۔ **مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس قسم کی تکلیف کو پیش نظر رکھتے ہوئے صبر و برداشت سے کام لینا چاہیئے اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔** ہاں خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں کہ تو ہی ان ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچا۔ اور ان کے ستم سے ہمیں بچا۔"

ان کلمات اور اس تلقین ضبط کے باوجود ۸ اگست کی روئداد کو ۱۰ اگست کے فرضی سرخ خط کا باعث قرار دینا اگر ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ خط میں کعب بن اشرف کا ذکر ہونا ہرگز اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ "الفضل" کی مندرجہ بالا روئداد سے متاثر ہو کر یہ خط "سپرد ڈاک" کیا گیا۔ اگر ایسا ہوتا تو خط لکھنے والا کہتا کہ میں "الفضل" کی اس تلقین کے ماتحت صبر و برداشت کروں گا۔ اور سزا کے معاملہ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ جب ایسا نہیں۔ تو اس خط کو اگر اس کا کوئی وجود ہے۔ خواہ مخواہ "الفضل" کی تلقین صبر کا نتیجہ قرار دینا ہرگز ہرگز درست نہیں *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہرحال ایڈیٹر صاحب "پیغام" کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ دھمکی آمیز خط جناب مولوی محمد علی صاحب کے نام ۱۰۔ اگست کو ایبٹ آباد سے لکھا گیا اس تاریخ اور اس مقام کے انتخاب میں بھی ایک حکمت ہے۔

ایک اور غور طلب بات

دوم۔ اس خط کے متعلق دوسری غور طلب بات یہ ہے۔ کہ ابتداء میں خط لکھنے والا "پیغام صلح" میں تمام شائع شدہ امور یا بالفاظ جناب مولوی محمد علی صاحب "ساری بد ذاتی۔ اور شرارت" کی ذمہ واری صرف جناب مولوی محمد علی صاحب پر رکھتا ہے۔ اور انہیں اس کی جڑ قرار دیتا ہے۔ اور ان کو ہی کعب بن اشرف کا پورا مثیل بتلاتا ہے۔ لیکن خط کے آخر میں وہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور سید محمد حسین شاہ صاحب کے لئے بھی یہی مضمون لکھتا ہے۔ گویا وہ ان کو بھی اس "شرارت" کی جڑ قرار دے کر قتل کی دھمکی دیتا ہے۔ یہ بات اور بھی غور طلب ہو جاتی ہے۔ جبکہ ہم سنتے ہیں کہ عرصہ دراز سے جناب مولوی محمد علی صاحب اور جناب سید محمد حسین شاہ صاحب کے خاندان میں کچھ نفور ہے اور دیوار کے معاملہ میں ایک مرتبہ زبانی چپقلش بھی ہو چکی ہے۔ اور سید صاحب عام طور پر عملاً "پیغام صلح" سے بھی کافی عرصہ علیحدہ ہی رہے ہیں ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا خط کی پہلی بنیاد کے خلاف ان دو صاحبوں کی طرف مضمون واحد بھیجنے میں کسی محرم راز کی کوئی خاص مصلحت تو نہیں؟ کیا اس طریق سے قلبی شقاق کو دور کرنا۔ اور غیر مبایعین کی ہمدردی کا مرکز ان ہر سہ اصحاب کو بنانا تو مدنظر نہیں؟

ایک اہم بات

سوم:- اس خط کے متعلق تیسری اہم بات یہ ہے۔ کہ اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ لکھنے والا "پیغام صلح" کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والا۔ اور صاحب الرائے ہے۔ اور اس کا "ذاتی خیال" یہی رہا ہے۔ کہ "پیغام صلح" میں جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ اس کی ذمہ واری لکھنے والوں پر ہے۔ اب آسان بات ہے۔ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد نے علے الاعلان اس قسم کے خط لکھنے سے انکار کیا۔ اور اس سے اظہار بیزاری کر دیا ہے۔ اور جہاں تک ہمارا قیاس ہے ایبٹ آباد کے احمدیوں میں سے کوئی "پیغام صلح" کا خریدار بھی نہ ہوگا۔ اس کا علم دفتر "پیغام صلح" سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب "پیغام" یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ:-

"قادیانی جماعت میں تعلیم یافتہ اور علمی مذاق رکھنے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ دوسرے پیروں کی طرح جناب خلیفہ قادیان کے مرید بھی زیادہ تر ان پڑھ اور علمی ذوق سے محروم ہیں۔ وہ اندھی عقیدت تو ضرور رکھتے ہیں لیکن **اخبار بینی کا شوق** ان میں نہیں ہے" (پیغام ۱۲ ستمبر)

یہ بیان کتنا غلط۔ اور کتنا ہی خلاف واقعہ کیوں نہ ہو۔ مگر اہل پیغام کے لئے تو حجت ہے۔ اب میں کہتا ہوں جب "قادیانی جماعت" میں اخبار بینی کا شوق ہی نہیں۔ وہ علمی اخبارات بھی نہیں پڑھتے تو یقیناً وہ "پیغام صلح" کے دیکھنے کے تو بدرجہ اولیٰ شائق نہیں ہو سکتے۔ اس بیان کو اگر مولوی محمد علی صاحب کے اس بیان سے ملا کر دیکھا جائے جو انہوں نے "شرح خط" کے متعلق شائع فرمایا ہے۔ تو نتیجہ صاف ہے۔ کہ خط لکھنے والا کوئی "ان پڑھ قادیانی" نہیں ہو سکتا بلکہ یہ تو کوئی "اخبار بینی کا شوق" رکھنے والا غیر مبایع فرزانہ ہی ہو سکتا ہے۔ جس نے مصلحت سمجھ کر ایسا خط لکھ دیا۔ تاکہ اپنی قوم کے ہاتھ میں اہل قادیان کے خلاف یہ آخری حربہ بھی دیدے۔ اَللّٰھُمَّ انت الملجا والمادیٰ۔

سب سے اہم پہلو

چہارم۔ اس خط کا سب سے اہم پہلو مندرجہ ذیل فقرہ ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا بیان ہے۔ کہ خط لکھنے والے نے لکھا ہے:-

"اس کی جماعت نے اسے یقین دلا دیا ہے۔ کہ اس ساری بد ذاتی۔ اور شرارت کی جڑ تم ہو"

ہم نہیں جانتے۔ کہ یہ اس خط کے اصل الفاظ ہیں۔ یا مولوی صاحب نے اس کے الفاظ کا خلاصہ بیان فرمایا ہے۔ بہرحال یہ الفاظ خط کا غیر معمولی جزو ہیں۔ غالباً اگر اس فقرہ کا اضافہ نہ کیا جاتا۔ تو مولوی صاحب اور ان کے حامیوں کو جماعت احمدیہ قادیان کو مورد اعتراض بنانے کا موقعہ نہ ملتا۔ اس کے لئے ہوشیار کاتب نے اس فقرہ کا اضافہ ضروری سمجھا ہے۔ تاکہ جس مقصد کے لئے یہ خط لکھا جا رہا ہے۔ اس کو پورا کیا جا سکے۔ اور تیر نشانہ پر لگے۔ بے شک یہ ہوشیاری اور احتیاط قابل داد ہے۔ مگر سچ یہ ہے۔ کہ یہ ہوشیاری ہر باریک بین کی نظر میں اس خط کے وضعی اور جھوٹے ہونے کی دلیل بین بھی ہے کیونکہ اگر ایسا شخص جماعت احمدیہ کا اپنے خیال میں بھی خیر خواہ ہوتا اور بزعم خویش وہ اس دھمکی دینے میں جماعت کا فائدہ مدنظر رکھتا۔ اور وہ خلیفۂ وقت کا "فدائی" ہوتا جیسا کہ ہر کہ و مہ غیر مبایع کی زبان سے کہلوایا جا رہا ہے۔ تو مندرجہ بالا فقرہ اس کے قلم سے ہرگز نہ نکل سکتا۔ وہ قطعاً یہ نہ کہتا۔ کہ جماعت اس کی ذمہ وار ہے۔ اس کا جماعت احمدیہ کے مسلک اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تلقین صبر کے خلاف جناب مولوی محمد علی صاحب کو گونہ قتل کی دھمکی دینا اور خود بخود اس کی ذمہ داری جماعت پر ڈالنا بتلاتا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کا غدار اور اس کا دشمن اور بدخواہ ہے۔ وہ ہرگز مخلص نہیں۔ بلکہ یہ فقرہ ہر عقلمند جج کی نظر میں خصوصاً جبکہ وہ محض ایک دھمکی آمیز خط میں لکھا گیا ہو۔ صاف دلالت کرتا ہے۔ کہ لکھنے والے کا صرف ایک ہی مقصد ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ کو بدنام کیا جائے۔ اور غیر مبایعین سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بے تحاشا گالیاں دلوائی جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

فدائیت کا پردہ چاک

کیا جناب مولوی محمد علی صاحب یا کوئی اور سمجھدار غیر مبایع اتنا نہیں سمجھ سکتا کہ اگر خدانخواستہ اس خط کا لکھنے والا کوئی "قادیانی" ہوتا۔ اور خلیفۂ وقت کا کوئی فدائی ہوتا۔ تو وہ یہ فقرہ ہرگز نہ لکھتا۔ کیونکہ اس فقرہ نے اس کی ساری "فدائیت" کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ اور تمام اہل دانش و بینش کو بتلا دیا ہے۔ کہ اس خط کا لکھنے والا کوئی ماہر دشمن ہے۔ یا کم از کم لکھانے والا ہوشیار اور مصلحت وقت کو سمجھنے والا دشمن احمدیت ہے

خط لکھنے لکھانے کی غرض

میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ یہ فقرہ محض جماعت احمدیہ کو مطعون کرنے۔ اور اس کے بے گناہ افراد کو ایک ناکردہ گناہ سے ملوث ثابت کرنے کے لئے لکھا گیا ہے اور یہ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ خط کس غرض سے لکھا۔ یا لکھوایا گیا ہے

ریشمی لوئی دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط۔ اگر اس میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں تو سو روپیہ انعام۔ عرض ۵۴ انچ قیمت ۹ گز ۱۲/۴۔ محصول ۸/۔ ۲۵ گز آٹھ روپے۔ ۵۰ گز ۱۵ روپے محصول معاف۔ ناپسند ہو۔ تو واپس کر دیں۔ ملنے کا پتہ منیجر پنجاب ہینڈ کشمیر سٹور ۲۵ لدھیانہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ مولوی محمد علی صاحب کو معلوم تھا۔ کہ اگر اس قسم کا فقرہ نہ ہوا تو جماعت احمدیہ کو ملزم گردانتے کے لئے کوئی بہانہ ہاتھ نہ آئے گا

وہ حال ہی میں ایک غیر مبائع عورت کی قتل کی دھمکی پر لکھ چکے ہیں۔

"اگر جیسا کہ الفضل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کسی ہماری جماعت کے فرد نے قتل کرنے کی دھمکی دی ہے تو وہ ہماری تعلیم اور ہمارے طریق کے خلاف چلتا ہے۔ اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے۔ جماعت پر اسکی کوئی ذمہ واری عائد نہیں ہوتی"۔ (پیغام ۱۳ ستمبر)

گویا مولوی صاحب کے نام والے خط میں زیر بحث فقرہ کا اضافہ محض اس لئے کیا یا کرایا گیا ہے۔ تاکہ اس کی ذمہ داری جماعت پر عائد کی جائے مولوی محمد علی صاحب کی اس قلبی خواہش کا ثبوت ان کے اس بیان سے بھی ملتا ہے۔ جو انہوں نے حال ہی میں دھمکی دینے والے کے متعلق دیا ہے۔ پہلے تو وہ اسے "ایک شخص" قرار دیتے ہیں۔ مگر اب لکھتے ہیں۔ "جو (دھمکی) مجھے جماعت قادیان کے بعض ممبروں کی طرف سے دی گئی ہے" (پیغام ۱۳ ستمبر) معلوم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب کی اسی اندرونی خواہش کے مطابق "سرخ خط" میں زیر بحث فقرہ بڑھایا گیا ہے۔

خط کس نے لکھا

غور فرمائیں یہ کتنی واضح دلیل ہے کہ خط کسی "قادیانی" یا خلیفہ قادیان کے کسی فدائی "نے نہیں لکھا۔ بلکہ کسی غیر مبائع یا غیر مبایعین کے کسی خیر خواہ نے لکھا ہے۔ ایسے شخص نے لکھا ہے جو غیر مبایعین کی اندرونی کشیدگی سے واقف ہے۔ اسی لئے وہ سید محمد حسین شاہ صاحب کو مطلقاً شریک کرتا ہے تا وہ اس موقعہ پر مخالفانہ یا خاموشی کا طریق اختیار نہ کر سکیں۔ پھر یہ خط ایسے شخص نے لکھا ہے۔ جو "پیغام صلح" کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والا ہے۔ اور

(۵) وہ بہر حال بقول مدیر پیغام کوئی قادیانی نہیں ہو سکتا۔

یہ تمام امور مولوی محمد علی صاحب کے اپنے بیان کی اندرونی شہادت ہے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ بتلائیں گے۔ کہ اس خط کے بنانے کا مدعا کیا ہے۔ اور کس حکمت کے ماتحت یہ معرض وجود میں آیا۔ اور اس کا "الفضل" ۸ اگست سے کیا تعلق ہے؟ وغیرہ وغیرہ

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

وارسا (پولینڈ) میں احمدیت کے متعلق کامیاب لیکچر

بذریعہ ہوائی ڈاک

۱۶ اگست شام کے ساڑھے چھ بجے Hygienic Society وارسا کے بڑے ہال میں j. j. Pelczynski سیاح ہند نے Exotic India پر لیکچر دیا۔ تمام اخبارات دفاتر حکومت۔ سفارت خانوں۔ قومی اداروں۔ وزارتوں کے نمائندے شامل ہوئے۔ امراء اور پبلک کے افراد سے ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس۔ آئی۔ ممبر حکومت ہند بھی بنفس نفیس جلسہ کی رونق بڑھانے کے لئے ہال میں تھوڑے عرصہ کے لئے تشریف لائے۔ پوسٹروں۔ دعوتوں اور اخباروں کے ذریعہ کئی دن پہلے سے لیکچر کی بڑی دھوم تھی۔

سب سے پہلے مسٹر Robert Baszkiewicz نے انگریزی اور پولش زبان میں سر ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں وارسا کی پبلک کی طرف سے ایڈریس پڑھا۔ اور پولینڈ کے معزز مہمان کو خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ مسٹر j. Pelczynski نے ہندوستان کے متعلق لیکچر دیا۔ اور میجک لنٹرن کے ذریعہ تصاویر دکھائیں ہندوستان کی مذہبی زندگی کی تصاویر میں صرف قادیان کے مناظر مسجد اقصےٰ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے فوٹو دکھائے۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو سامنے آیا تو خاکسار اپنی کرسی سے اٹھ کر سٹیج پر آگیا اور پولش زبان میں کہا۔ "یہ ہے وہ مسیح موعود جس کی انتظار میں دنیا کی آنکھیں تھک گئیں"۔ پولش زبان میں بلند آواز سے ایک ہندوستانی کے موہنہ سے سنتے ہی تمام پبلک نے اس قدر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ دو تین منٹ تک لگاتار تالیاں بجتی رہیں۔

پھر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختصر حالات پولش زبان میں سنائے۔ پھر جب میرے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کا فوٹو نمودار ہوا تو میں نے کہا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو حقیقی اسلام دنیا میں دوبارہ لائے۔ مگر اسلام کی خلافت کی شان اور عظمت کو پھر بلند کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت احمدؑ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ "سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ" اور اس کام کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے پس اے وہ لوگو! جو حق اور سچائی کو پسند کرتے ہو دیکھ لو یہ اس کا فوٹو ہے۔ اور اس کا نام محمود خلیفۃ الاسلام ہے۔ یہی وہ اولوالعزم خلیفہ ہے جس نے دین اسلام کی شان ایسی بلند کی۔ کہ آج دنیا کے مختلف ممالک میں میرے جیسے کئی غلام شان محمود کے مظہر ہیں۔ اور آج اسلام کی صرف ایک ہی خلافت ہے۔ جس کا پایہ تخت قادیان ہے۔ اور جس کے مناظر اور بلند مینار ابھی آپ نے دیکھے ہیں"۔

پبلک نے اس بارے میں اس قدر گہری دلچسپی لی۔ کہ مسٹر Baszkiewicz نے میرا مضمون "احمدیت کیا ہے" پولش زبان میں اسی وقت پڑھ کر سنایا پھر خاکسار نے لیکچرار کے لیکچر پر مختصر سا تبصرہ کیا۔ کہ غیر ممالک کے حالات اور غیر قوموں کے تمدنی اور معاشرتی پہلو اس طریق سے بیان کرنے چاہئیں کہ زیادہ نظر خوبیوں اور اخلاق پر پڑے نہ کہ بیکانیر کی مزدور عورتوں کے ننگے پیٹ دکھا کر سارے ہندوستان کو بدنام کیا جائے۔

پھر میں نے بتایا ہندوستان بیچارے سے بھی یورپ کے لوگ اسی طرح ناواقف ہیں جس طرح کہ اسلام سے اس لئے میں نے حاضرین سے کہا کہ آپ اگر حقیقی اسلام کا مطالعہ کرینگے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مشرق اور مغرب دونوں کا ملاپ کتنا آسان ہے۔ اور احمدیت کی تعلیم کس طرح ہر مذہب و ملت کے عقلمند انسانوں کے لئے قابل قبول ہے۔

خاکسار۔ ایاز مجاہد پولینڈ

اعلان

چونکہ میاں جان محمد صاحب کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کی غیر حاضری میں بابو عبدالکریم صاحب شیڈ انچارج ریلوے

4112

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے غض بصر کے متعلق ایک واقعہ

شیخ مصری وغیرہ کی جماعت احمدیہ سے علیحدگی اس لحاظ سے ضرور افسوسناک ہے کہ ایک کافی مدت تک یہ لوگ ہمارے دوستوں میں شامل رہے۔ اور دوستوں کی جدائی کا صدمہ ایک طبعی امر ہے لیکن اگر دیانتداری پر ان لوگوں کے نزدیک اختلاف کی بنا پر قطع تعلق ہی واحد طریق فیصلہ تھا۔ تو شرافت کا یہ اقتضاء تھا کہ یہ لوگ خاموشی سے الگ ہو جاتے اور جماعت میں فتنہ انگیزی گستاخی بغاوت اور بدزبانی سے اجتناب کرتے اس صورت میں ان کی علیحدگی پر ہمارا رنج روحانی جذبۂ ہمدردی سے خالی نہ ہوتا۔ لیکن انہوں نے سرکشی اور بدزبانی اور شرارت کی ناپاک راہ اختیار کر کے نہ صرف پرانی محبتوں کو نفرت میں بدلدیا ہے۔ بلکہ اپنی کجروی سے اپنے کذب کی خود ہی تصدیق کر دی ہے۔

جس اولاد کی خاطر مصری صاحب نے جماعت سے انقطاع کیا۔ اس اولاد کا وجود سلسلۂ مبارک احمدیہ کا ہی مرہون منت ہے۔ اگر وہ احمدیت کے دامن میں پناہ نہ لیتے تو ان کی موجودہ نسل یقیناً یقیناً معرض وجود میں نہ آتی۔ نہ یہ ڈگریوں کے اعزاز ہوتے۔

بے شک محبت کے گلے اور شکوے بھی ہوا کرتے ہیں۔ اور بظاہر دلشکنیوں کے نظارے چشم کوتاہ بیں دیکھتی ہے لیکن ادب اور شرافت کا طریق ہی ایسا طریق ہے جس سے ایمان کے خشک پودے بھی بفضل الٰہی سرسبز کئے جاتے ہیں۔

ان لوگوں کی طرف سے جہاں تک مجھے اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا جاتا ہے مثلاً یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی نعوذ باللہ مطہر نہیں۔ اس سے اگر ان کی مراد وہی ہے جو مباہلہ والوں کی تھی۔ تو یہ اعتراض اس قدر گرا ہوا اور اتنا بوسیدہ ہے۔ کہ اس کی تردید کی کوشش کرنا بھی ہمارے لئے موجب ہتک ہے۔ البتہ حضرت امیر المومنین کے اعلےٰ درجہ حیا اور غضِ بصر کے متعلق ایک مختصر واقعہ پیش کرتا ہوں۔

۱۹۳۵ء کے نصف اول میں میں معہ اہل و عیال دارالامان میں تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ دارالحمد میں صبح کے وقت عورتوں کو درس قرآن کریم دیا کرتے تھے۔ جس میں میری بیوی بھی شامل ہوتی تھی۔ ایک روز میری لڑکی امۃ الحفیظ اختر بھی اپنی ماں کے ساتھ گئی۔ اس کی عمر اس وقت ساڑھے چار برس کی تھی۔ جب درس سے واپس گھر آئی۔ تو میں نے پوچھا۔ کہو تم نے بھی سبق لیا۔ اور حضرت صاحب سے بھی کوئی بات کی۔ وہ کہنے لگی ابا جی حضرت صاحب کی آنکھیں کوئی نہیں۔ اس پر مجھے تعجب ہوا۔ کہ یہ کیا کہتی ہے۔ میں نے اس کی والدہ سے پوچھا کہ یہ لڑکی کیا بکتی ہے۔ اس پر اس کی والدہ نے اسے کہا ایسا مت کہو۔ اور مجھ سے کہا۔ کہ حضرت صاحب درس میں نگاہ اوپر نہیں اٹھاتے۔ اور آنکھیں اس قدر نیچی رکھتے ہیں۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنکھیں بند ہیں۔ یہ لڑکی سارے درس میں حضور کو ہی دیکھتی رہی اور بار بار مجھ سے یہی کہتی رہی۔

جس انسان کی یہ حالت ہو اس پاکیزہ زندگی پر اعتراض کرنا کسی بدبخت کا ہی کام ہو سکتا ہے۔

خاکسار۔ عبد الغفور (صوفی) از ہانگ کانگ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندرونی دشمن

ہر ایک الٰہی سلسلہ پر روزِ ازل سے دو طرف سے حملے ہوتے رہے۔ اندرونی اور بیرونی۔ سلسلہ احمدیہ پر بھی آج کل اندرونی اور بیرونی حملہ آور اپنی پوری طاقت سے حملہ کر رہے ہیں۔ یہ حملہ چونکہ کوئی نئی بات نہیں۔ اس لئے ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بیرونی دشمن (احرار اور ان کے ہمنوا) ان مخرجین کی حمایت کر رہے ہیں۔ جنہوں نے جماعت کے شیرازہ کو بکھیرنا چاہا۔ اور اندرونی دشمن احمدی کہلانے والے غیر مبائع ہیں جنہیں ہر اس شخص اور اس جماعت اور گروہ سے ہمدردی ہے۔ جیسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات سے عداوت ہو احرار کہلانے والے جہلا کو یہ کہکر جماعت احمدیہ کے مقدس امام کے خلاف اُبھارتے ہیں۔ کہ (حضرت خلیفۃ المسیح) مرزا محمود" ان کی جماعت کے مطالبہ کے باوجود حساب کتاب نہیں دکھاتے اور وہ لوگ جو ان سے حساب کتاب طلب کرتے ہیں۔ احرار کے نزدیک ان کا ساتھ دینا ثواب میں داخل ہے "حساب کتاب" کے مطالبہ کا پراپیگنڈا احرار اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ان کے زعم میں ہر لیڈر ان کی طرح خائن ہوتا ہے۔ گویا اپنے پر قیاس کرتے ہوئے۔ اور اسی پر اپنے فتنہ کی بنیاد رکھکر وہ لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ احرار کو چندہ دیں۔ اور جتھے بنا کر ان میں شامل ہوں تا قادیان پر حملہ کیا جائے۔ لیکن وہ لوگ ان کے چندے کی اپیلوں اور جتھہ بازیوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ اور ان کے اکابرین کی ان چٹھیوں کی اصلیت جو انہوں نے ایک دوسرے کو لکھیں۔ ان کو معلوم ہو چکی ہے۔ اور اب سمجھ گئے ہیں کہ احرار مذہب کی آڑ لینے والے سیاسی لوگوں کا ایک گروہ ہے۔ جن کے سامنے صرف اپنی سیاسی اغراض ہیں۔ اور کہ جو ہر جائز و ناجائز طریق سے اپنے مقصد کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ نیز احرار پر بھی یہ روشن ہو چکا ہے۔ کہ زمین ان کے پاؤں کے نیچے سے نکل چکی ہے۔ اور اب وہ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو قائم کرنے کے لئے نئی چالیں چل رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سیالکوٹ جیسے شہر میں جہاں ایک وقت احرار کا بڑا بھاری اڈا تھا اب انہیں ناکامی اور مایوسی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ عوام جو پہلے ان کی اپیلوں کا شکار ہو جاتے تھے۔ اب برملا انہیں کہتے ہیں کہ آپ تو کہتے تھے کہ ہم قادیان پر چڑھائی کر کے کفر کے خلاف جہاد کر رہے ہیں لیکن جن لوگوں کی حمایت اور مدد کیلئے آپ ہمیں بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ خود ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ کیونکہ ان کے بھی وہی عقائد ہیں جن کو تم کفر قرار دیتے ہو۔

پس جب تک وہ احمدیت سے بیزاری کا اظہار نہ کریں۔ ہمارے نزدیک وہ اسی طرح کافر ہیں جس طرح دوسرے احمدی۔ (ایسی گفتگو میں نے خود سیالکوٹ کے احراریوں کے درمیان سنی ہے۔) یہ تو بیرونی دشمنوں کا حال ہے۔ اندرونی دشمن جن میں مخرجین اور غیر مبائع لوگ شامل ہیں۔ ان کے اصول کی بنیاد بھی اسی طرح کھوکھلی ہے جس طرح کہ بیرونی دشمنوں کی۔ اس وقت تک کہ مخرجین (جو چند خود غرض لوگوں کی پارٹی ہے) اپنے عقیدہ کا اظہار نہ کر دیں۔ وہ عقیدۃً احمدی سمجھے جاتے ہیں۔ اسی لئے میں نے ان کو اندرونی دشمن کے زمرہ میں رکھا ہے۔ ہاں ہمیں معلوم ہے کہ پہلے مخرجین کی طرح اگرچہ شروع میں اپنے عقیدہ کو چھپائے ہوئے ہیں مستقبل قریب ہی میں کھلم کھلا غیر احمدیوں میں جا ملینگے۔ بہر حال سردست انہیں بقول انکے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات ستودہ صفات پر بعض اعتراضات ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر وہ دیانت داری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کے کلام کو حجت قرار دیتے ہیں۔ تو موجودہ فتنہ کے دوران میں خلافت کی اہمیت اور موجودہ خلافت کے متعلق جو مضامین الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے ہی عبرت پکڑیں میرے نزدیک موجودہ فتنہ سے ایک بہت بڑا فائدہ جو جماعت احمدیہ کو پہنچا ہے۔ وہ ازدیادِ عرفان اور معلومات میں اضافہ ہے۔ سلسلہ کے سابقہ لٹریچر میں خلافت کے متعلق جو بہت بڑا خزانہ مدفون تھا۔ مخالفین کے طفیل وہ جماعت کے افراد تک پہنچ گیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے ایمان اور عقیدت میں ترقی ہو رہی ہے

میں بھی اخبار "بدر" کے بعض حوالہ جات اس خیال سے درج کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے احباب کے معلومات میں اضافہ کا موجب ہونگے

اخبار "بدر" نمبر ۴۰ جلد ۸ (۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء) میں مکتوبات امیر کی سرخی کے ماتحت یہ سوال درج ہے۔

"جناب مرزا صاحب مرحوم یا اس وقت جناب (مراد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ) کے ہاتھ پر بیعت کرنی کیوں ضروری ہے۔ اور اس سے کیا فائدہ ملتا ہے۔ ......

(۲) یہ عام طور پر مشہور ہے۔ کہ احمدیوں کو غیر احمدی کے اقتداء میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔ اس کے وجوہات اکثر میں نے سنے ہیں۔ اور رسالہ تعلیم القرآن میں دیکھے ہیں۔ مگر میں یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایسے غیر احمدی کے پیچھے کیوں ایک احمدی نماز نہیں پڑھ سکتا جو نہ صرف سلسلہ احمدیہ سے مخالفت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ حسن ظن رکھے اور خود احمدی امام کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتا ہو۔"

سوال نمبر ۲ چونکہ اس وقت زیر بحث نہیں۔ اس لئے طوالت کے ڈر سے میں اس کا جواب درج نہیں کرتا لیکن جواب نہایت بصیرت افروز اور فیصلہ کن ہے۔ احباب ضرور اسے پڑھیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ خلاصہ اس کا یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کو یہ بھی گوارا نہیں۔ کہ ایسے غیر احمدی کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کی اجازت دیں جو نہ صرف سلسلہ احمدیہ سے مخالفت نہیں رکھتا بلکہ حسن ظن رکھتا اور خود احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے پہلے سوال کا جواب بھی مفصل تحریر فرمایا ہے۔ اور آیات کریمہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور ان الذین ...... یبایعونک انما یبایعون اللہ کی تشریح فرماتے ہوئے مامور کی بیعت ضروری قرار دیتے ہیں۔ پھر خلافت کی بیعت کے متعلق یوں تذکرہ فرماتے ہیں۔

"ماموروں کے خلفاء سب ایک حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مامور صادق راستباز ہے تو اس کا جانشین اسی اصل کا حکم رکھتا ہے سورۃ نور میں صاف آیت خلافت کے بعد اللہ تعالےٰ منکران خلافت کو فاسق فرماتا ہے"۔

اس حوالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ "مخرجین" اور "غیر مبایعین" دونوں کو ایک ہی وقت میں نصیحت فرماتے ہیں۔ غیر مبایعین کو تو ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ خلافت کا انکار کرکے "فاسق" ہو جاؤ گے اور "مخرجین" جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ گویا حضور (نعوذ باللہ) "راستباز نہیں"۔ ان کا ناطقہ یوں بند فرماتے ہیں کہ "اگر مامور صادق راستباز ہے تو اس کا جانشین اسی اصل کا حکم رکھتا ہے"۔ گویا ایک خلیفہ کے راستباز ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ایک راستباز مامور کا جانشین ہے۔ یعنی اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں (جن کا اب تک مخرجین کو بھی اقرار ہے) تو حضور کا جانشین بحیثیت خلیفہ ہونے کے یقیناً صادق اور راستباز ہوگا۔ کاش کہ یہ لوگ اس اصل کو سمجھیں کہ حضور کی ذات سے مخالفت مامور کی مخالفت کے مترادف ہے

اندرونی دشمنوں کا وہ گروہ جو "غیر مبایعین" کے نام سے موسوم ہے۔ ایک عرصہ تک خلافت کا قائل رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے ہاتھ پر بحیثیت خلیفہ ہونے کے بیعت کی۔ لیکن آپ کی وفات کے بعد "خلافت" سے انکار کر دیا۔ اور ایک "جمہوری انجمن" کی طرح ڈالی۔ اخبارات میں حضور کے لئے "حضرت خلیفۃ المسیح" کے الفاظ لکھے جاتے رہے۔ خود "غیر مبایعین" کے "امیر المومنین" جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے جو ان دنوں "سکرٹری مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ" تھے۔ ایڈورڈ میموریل فنڈ کی تحریک کرتے ہوئے اخبار بدر (۲۹ ستمبر ۱۹۱۰ء) میں تحریر فرماتے ہیں۔ "اب اس موقع پر حضرت مسیح موعود کے خلیفہ حضرت مولوی نورالدین رضہ صاحب نے اس چندہ ایڈورڈ میموریل فنڈ میں جماعت کی شمولیت کو ضروری سمجھا ہے" اللہ! اللہ! اب وہی "حضرت مسیح موعود کے خلیفہ" محض "مولوی نورالدین رضہ صاحب" رہ گئے ہیں۔

مسئلہ خلافت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے عہد میں اس قدر واضح ہو چکا تھا۔ کہ موجودہ دور میں خلافت کے وجود سے انکار کرنا بہت بڑی جسارت ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ سے بدترین عداوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ بار بار اس کی اہمیت پر زور دیتے رہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ "ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے"۔ کیونکہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے سے اس بات کو مقدم سمجھا اور کہا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔"

(بدر ۲۳ مارچ ۱۹۱۰ء)

اسی اخبار میں "حضرت امام صادق" میں ایک خط کا جواب" کے تحت لکھا ہے کہ ...... "اگر آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اشارۃً بھی فرما دیتے کہ میری اولاد کو گدی نشین" کیا جائے تو اس میں کسی کو موقع "انکار" نہ تھا۔ مگر آپ نے انبیاء علیہم السلام کی طرز پر ایسا مطلق نہیں کیا ...... یہ ہرگز خیال نہ کیا جائے۔ کہ اولاد اس قابل نہ تھی۔ اس میں سے صاحبزادہ محمود احمد صاحب ماشاء اللہ بفضل الٰہی تحریر میں تقریر میں تقویٰ میں تبتل الی اللہ میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ اور یہ بات کسی خوشامدانہ رنگ میں نہیں کی گئی۔ بلکہ ہر ایک شخص خود امتحان کر کے دیکھ سکتا ہے"

اس سے یہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "انبیاء کی طرز پر" "نبی اللہ" تھے۔ اور (حضرت) صاحبزادہ محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضل الٰہی تقویٰ اور تبتل الی اللہ میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ نے علیٰ سنۃ ابی بکر رضہ "اپنے بعد آپ کو خلیفہ بنانے کا ارشاد فرمایا۔ کاش مخرجین اور غیر مبایعین چشم بصیرت کھولیں۔

محمد ابراہیم (بی اے)، قادیان

امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

میر محمد بخش صاحب چونکہ گوجرانوالہ سے باہر تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے ان کی جگہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے چوہدری محمد عظیم صاحب کو ایک ماہ کے لئے امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلےٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ احمدیہ ہوسٹل لاہور کی سابقہ عمارت نمبری ۳۶ ایمپرس روڈ لاہور ہوسٹل کیلئے زیادہ موزوں نہیں تھی۔ اور اس کا کرایہ بھی زیادہ تھا۔ لہذا ہوسٹل کے واسطے اس کے قریب ہی ایک اور کوٹھی لی گئی ہے۔ جس کا نمبر ۴۰ ایمپرس روڈ ہے۔ یہ نئی کوٹھی ہوسٹل کے زیادہ مناسب ہے۔ اور باوجود اس کے یہ کوٹھی ہمیں نسبتاً سستے کرایہ پر مل گئی ہے۔ لہذا جملہ احباب اور طلبا اور ان کے گارڈین مطلع رہیں۔ کہ اب احمدیہ ہوسٹل کوٹھی نمبر ۴۰ ایمپرس روڈ پر آ گیا ہے۔ جو اصل ایمپرس روڈ سے کسی قدر ہٹ کر ایک نسبتاً خاموش جگہ میں واقع ہے۔ پس جملہ بورڈر صاحبان چھٹیوں کے بعد سابقہ کوٹھی کی بجائے کوٹھی نمبر ۴۰ ایمپرس روڈ لاہور میں تشریف لائیں۔

سابقہ کوٹھی میں یعنی کوٹھی نمبر ۳۶ ایمپرس روڈ لاہور میں اب غیر مبایعین نے اپنا ہوسٹل کھول لیا ہے۔ پس احباب کو احمدیہ ہوسٹل کی تبدیلی اور جدید احمدیہ ہوسٹل کے نمبر اور جائے وقوع کے متعلق اچھی طرح مطلع رہنا چاہیئے۔ تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ پیدا ہو۔ جو عمارت اب احمدیہ ہوسٹل کے لئے لی گئی ہے۔ اس میں یہ خوبی ہے کہ علاوہ اس کے کہ اس کی عمارت نسبتاً بہتر ہے۔ وہ بڑے رستے سے ہٹی ہوئی ہونے کی وجہ سے ایک خاموش جگہ میں واقع ہے۔ جو گرد وغیرہ سے محفوظ ہونے کے علاوہ طلبا کی پڑھائی کے لئے بھی زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔

اس موقعہ پر یہ تحریک کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ ہمارے جو بچے لاہور کے کسی کالج میں پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہوں جہاں وہ احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے ایک اجتماعی زندگی بسر کر کے سلسلہ کے لئے مفید وجود بن سکیں گے۔ اور ان تحریکات میں بہتر طور پر حصہ لے سکیں گے۔ جو مرکز کی طرف سے جاری ہوتی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ سوائے کسی اشد مجبوری کے اپنے بچوں کو حتی الوسع احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخل کرائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

ٹیریٹوریل فورس کی احمدیہ کمپنی میں بھرتی

اس حصہ فوج میں جو جوان بھرتی ہوتے ہیں۔ وہ سال میں صرف دو مہینہ یعنی جنوری اور فروری میں کام کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ قابل افراد کو مزید سکھلائی کے لئے دو مہینہ یعنی نومبر اور دسمبر کے لئے بھی بلایا جاتا ہے۔ کام کرنے کے دنوں کی تنخواہ راشن وردی اور آنے جانے کا ریلوے پاس ملتا ہے۔

کمانڈنگ افسر صاحب ۱۵/۱ پنجاب رجمنٹ بھرتی کے لئے دورہ کرنے والے ہیں احباب کی اطلاع کیلئے ان کا پروگرام شائع کیا جاتا ہے۔ اضلاع ہوشیارپور امرتسر۔ لائل پور۔ لاہور اور گورداسپور کی جماعتیں اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں اور احمدی نوجوانوں کو بھرتی کیلئے پیش کریں۔

نمبر	مقام	جگہ	تاریخ	وقت
۱	ہوشیارپور	ڈاک بنگلہ	۴ اکتوبر	۴ بجے
۲	مجیٹھ	ریلوے سٹیشن	۵ اکتوبر	۱۱ بجے
۳	جنڈیالہ	ڈاک بنگلہ	۶ اکتوبر	۱۱½ بجے

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پورے کرتے ہوں وہ ذیل کا فارم پُر کر کے امیدواری کی درخواست معہ تمام سارٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں اور نوٹ غور سے مطالعہ کر لیں۔ خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱	نام وولدیت درخواست کنندہ	۵	امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۲	تاریخ بیعت	۶	خلاصہ سندات و سفارشات
۳	تاریخ پیدائش	۷	صحت
۴	امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ	۸	کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:- ۱۔ احمدی ہونا لازمی ہے ۲۔ عمر ۱۸ سال سے ۲۲ سال ہو۔ ۳۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے ۴۔ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ ۵۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ ۶۔ کسی ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سارٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے۔ ۷۔ شرط نمبر ۴ کے علاوہ کوئی اور سارٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:- ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے کسی صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم عنہ؍ ۱۵ روپے ماہوار دی جائے گی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائیگی۔

۳۔ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع دی جائے گی۔

۴۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

	مقام	جگہ	تاریخ	وقت
۴۔	لاہور	آئی ٹی کینٹین نزد ریلوے سٹیشن	۷ اکتوبر	۱۲ بجے
۵	قادیان	پل نہر ہرچووال	۸ اکتوبر	۱۲ بجے

بھرتی کا معیار

(۱) عمر ۱۸ سال سے ۲۳ سال تک ہو۔ (۲) نظر درست ہو (۳) عام صحت اچھی ہو (۴) قد پانچ فٹ ۶ انچ سے کم نہ ہو (۵) چھاتی عام حالت میں کم از کم ۳۲ انچ اور پھلانے سے کم از کم دو انچ پھول جائے۔

چند اسامیاں جو نیر گریڈ افسروں کی خالی ہیں جنکے لئے ایسے امیدوار چاہئیں جن کی لیاقت کم از کم میٹرک یا میٹرک تک ہونی چاہیئے اور اپنے علاقہ میں با رسوخ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۴۸۷۸

منکہ سعید اکبر ولد فتح شیر خان قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ زمینداری عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن گہوٹہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) ایک مکان پختہ مشتمل بر یک دالان (صفحہ) بمعہ ایک کوٹھی و ایک مطبخ و صحن متعلق مکان ہذا جس میں برآمدہ صفحہ کے لئے حد علیحدہ کی ہوئی ہے برآمدہ تیار نہیں ہوسکا قیمت بازاری کا اندازہ میں نہیں کرسکتا۔ زیادہ سے زیادہ بہ نرخ موجودہ سات سو روپیہ ہے (۲) ایک قطعہ کنی جس کا ایک دروازہ بجانب مشرق ہے اور دوسرا راستہ بجانب غرب ہے۔ جس پر ایک کوٹھی مسقف بطور ڈیوڑھی راستہ غربی منہ الباب غربی تعمیر ہوئی ہے۔ بیرون دروازہ ہذا اتنا صدر راستہ ایک چھوٹا سا صحن ہے اس سالم کھولہ و ڈیوڑھی بمعہ صحن کی جنوبی دیوار مسجد کی دیوار ہے قیمت بازاری وقت اور ضرورت کے لحاظ پر موقوف ہے۔ نمبر ۱ و نمبر ۲ ہر دو جائداد سکنی من موصی کی واحد ملکیت بلا شرکت غیری ہے۔ زیادہ سے زیادہ قیمت اس وقت جائداد نمبر ۲ کی سات سو روپیہ ہے (۳) علاوہ بریں کچھ جائداد اراضی زرعی ہے جس کا تخمینہ من موصی کو معلوم نہیں ہر دو مواضعات کا گہوٹہ و سنگاہ میں کچھ رقبہ ہے بعض رقبہ جات کے مزارعان موروثی ہیں جن میں سے بعض رقبے کا چکوتہ مقرر ہے بعض کی غلہ بٹائی اور بعض رقبہ جات کے مزارعان غیر موروثی ہیں یہ سب مشترکہ کھاتہ جات ہیں۔ جن کی تفصیل جمعبندیات یعنی کاغذات مال میں شرح و بسط کے ساتھ موجود ہے قیمت زیادہ سے زیادہ ایک ہزار دو سو روپیہ ہوگی۔ (۴) اس وقت روپیہ نقد میں نے رکھا ہوا ہے جو ادائیگی قرضہ کے لئے ہے۔ کچھ زمیندارہ بینک پر دیرینہ قرضہ تھا۔ اور کچھ ساہوکار کا۔ کچھ ادا کیا ہے اور کچھ بوجہ حساب سود کے باقی ہے۔ احمدیت سے پہلے کے قرض ہو داشتہ کئے ہوئے ہیں جن کی ادائیگی کے لئے ایک ٹکڑا زمین کا واحد ملکیت خود ۲۳ اپریل کو فروخت کیا جب بھی کچھ قرضہ باقی رہ جائیگا۔ (۵) میری پنشن اس وقت بعد کرائے کمیوٹ کے صرف عہ روپیہ اس برقم کا گزارہ ہے بوجہ کھاتہ جات مشترکہ کے پیداوار بہت کم میرے حصہ میں آتی ہے۔ پس میں بخوشی و بقائمی ہوش و حواس وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد مندرجہ بالا نمبر ۱ تا ۳ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کرکے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کرچکی ہیں اگر آپ کو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں یا کم آتے ہیں درد سے آتے ہیں سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین رکھیے میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایکماہ عہ محصول ۸ر کل ۱۲ ملنے کا پتہ:- اہلیہ نجم النساء بیگم احمدی مقام شاہدرہ لاہور

حدیث اور فقہ کی سستی کتابیں اردو میں

(۱) بخاری شریف کامل تکرارات کو حذف کرکے بخاری شریف کی تمام احادیث کا مکمل سلیس عام فہم اردو میں ترجمہ اچھی لکھائی۔ چھپائی ضخامت تقریباً پانچسو صفحے قیمت عہ مجلد بارچہ عہ چرمی پشتہ عہ محصول ۱۲ر

(۲) مسلم شریف کامل مسلم شریف کی تمام احادیث کا سلیس۔ عام فہم اردو میں ترجمہ اچھی لکھائی چھپائی۔ ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت ۶ مجلد بارچہ ۷ مجلد چرمی پشتہ ۸ محصول ۱۲ر

(۳) مشکوٰۃ شریف کامل حضرت علامہ شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب عمری کی مستند اور مقبول مشکوٰۃ المصابیح کا اردو میں مکمل ترجمہ۔ اچھی لکھائی۔ چھپائی ضخامت ایک ہزار صفحات سے زائد۔ قیمت تین روپے مجلد بارچہ سے مجلد چرمی پشتہ ہے محصول ۱۲ر

(۴) انتخاب صحاح ستہ صحاح ستہ کی ان ساڑھے سات سو احادیث کا ترجمہ مع عربی متن کے جو متفق علیہ ہیں اور جن کی ہر مسلمان کو روزمرہ ضرورت رہتی ہے اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت ۱۲ مجلد بارچہ عہ مجلد چرمی پشتہ عہ محصول ۵ر

(۵) اسلامی تعلیم حضرت امام اعظم رح کی تمام و کمال فقہ اردو میں اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو اسلامی تعلیم پڑھیے جو حدیث اور فقہ کے ایک لاکھ اوراق کا نچوڑ ہے جس کو پانسو علماء ہند پڑھ چکے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے وہ تمام مسائل اسی کتاب میں ہیں۔ جن کی پیدائش سے کر وفات تک ایک مسلمان کو ضرورت رہتی ہے اعلےٰ درجہ کا ولائتی فیروزی چکنا کاغذ ضخامت ۷۰۰ صفحے قیمت تین روپے مجلد بارچہ تین روپے چار آنہ مجلد پشتہ اٹھنے ہیے محصول ۹ر جو کتاب منگانی ہو اس کی قیمت معہ محصول بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایئے۔ وی پی طلب کرنے میں آپ کا نقصان ہے کیونکہ خریدار ایک کتاب سے زیادہ منگائیں تو محصول میں بڑی بچت ہو۔

ملنے کا پتہ:- سید حسن انیس جنرل منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کردیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی نہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اسکی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہکر یہ دوا ابھی ضرور منگوا رکھیں

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمےٰ ہے۔اس کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا۔دوسرا علاج پسند نہ کیا خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔آپ کو چاہیئے۔ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔مفت مشورہ لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم۔ایچ۔احمدی کاسگنج جنکشن یو۔پی

ضرورت رشتہ

ایک احمدی قریباً پرائمری پاس سلیقہ شعار امور خانہ داری سے واقف لڑکی کیلئے جس کی عمر ۱۶ سال ہے۔رشتہ کی ضرورت ہے۔لڑکا شریف متقی بر سر روزگار ہو۔قریشی یا سید خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔صرف ضلع جہلم گوجرانوالہ سیالکوٹ یا خاص قادیان کے باشندگان درخواست کریں۔خط وکتابت بنام ش۔ع معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل ہو۔

سوزاک کی دوا ۶ سال کے بعد ملی

لوگوں کا خیال تھا۔کہ سوزاک لاعلاج بیمار ہے۔خود ہمیں بھی کچھ یہی گمان تھا۔ہمیں بھی ہندوستان اور یورپ وغیرہ کے متعدد ڈاکٹروں سے بے شمار نسخے میسر آئے اور انہوں نے ان نسخوں کی کافی تعریف بھی کی۔مگر جب ان کا تجربہ کیا تو تسلی بخش ثابت نہ ہوئے۔گو اکثر مریضوں کو آرام پہنچا۔مگر ہمیں یہ کہنے کی جرأت نہ ہو سکی۔کہ فلاں دوا سوزاک کا کافی علاج ہے درحقیقت علاج تو وہ مکمل کہا جا سکتا ہے جو کم سے کم ۸۰ فیصدی مریضوں کو تندرست کر دے۔اگر اس سے کم تعداد ہے۔تو پھر دعوے کی دوا نہیں کہی جا سکتی۔تاہم گذشتہ چھ سال سے ہماری یہ کوشش جاری تھی۔کہ غریب ہندوستان سے اس خطرناک بیماری کو دور کرنے کے لئے کوئی کامل دوا ایسی جائے۔جسے غریب ہندوستانی بھی استعمال کر سکیں۔خدا کا شکر ہے۔کہ ہمیں اس کوشش میں اب آکر کامیابی ہوئی۔اور ایک ایسا مکمل مرکب تیار ہوا جس کا تجربہ کرنے کے ہمیں اطمینان ہو گیا۔اس دوا کا نام **کلوزول** ہے۔اور سوزاک کے لئے بہت ہی موثر ثابت ہوئی ہے۔ایک تیس سالہ مریض کو بھی گیارہ روز میں تندرستی ملگئی تجربہ کرنے کے دوران میں ہی اس دوا نے کئی سو مریضوں کو تندرست کر کے ایک ریکارڈ قائم کر دیا۔اب ہمیں اس دوا پر پورا بھروسہ ہے۔اور علی الاعلان سوزاک کے مریضوں کو ہدایت کرتے ہیں۔کہ وہ تمام علاج چھوڑ کر **کلوزول** کی صرف ایک شیشہ استعمال کریں۔آٹھ دس روز میں وہ خود دیکھ لیں گے۔کہ جس بیماری پر سینکڑوں روپے برباد کئے برسوں تکلیف اٹھائی۔اسے **کلوزول** کی ایک شیشی نے دور کر دیا۔پس جو لوگ سوزاک کے مریض ہیں۔وہ بے دھڑک بغیر کسی خدشہ کے یہ دوا طلب کر لیں۔ہر قسم کے نئے اور پرانے سوزاک کے لئے یکساں مفید ہے۔قیمت ایک شیشی کلوزول دو روپے نو آنے (۲/۹) اور محصولڈاک سات آنے (۷) آج ہی ایک خط لکھ کر

جنرل منیجر زنانہ دواخانہ پوسٹ عہ ۳۴ دہلی کے پتہ سے منگایئے

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

(دوائی اٹھرا)

استقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست تپ۔بچش۔درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔خون کے دھبے پڑنا۔دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔لڑکے فوت ہو جانا۔اس مرض کو طبیب اٹھرا اور استقاط حمل کہتے ہیں۔اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔اور اپنی قیمتی جائدادیں۔غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

کمزور مردوں ⟵ بوڑھوں ⟵ غلط کار نوجوانوں ⟵ کی سچی رفیق ہے

امرت بوٹی رجسٹرڈ

بنگالی دوا کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر جریان بند کرکے سرعت۔کثرت احتلام کی بیماری کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔مقوی معدہ۔جگر۔دماغ کے تمام قوتی کو پوری قوت دیتی ہے۔خونی بادی بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔تازہ خون پیدا کرتی گندہ خون کو صاف کرتی ہے۔۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلاء ۲/۱۲/۱۰۔۵۰ گولی بغیر امرت طلاء عہ۔امرت طلاء شیشی کلاں عہ خورد ۴ر علاوہ محصولڈاک۔

منیجر احمدیہ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ ریاست رام پور کے مسلم زعماء کے ایک وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کر کے مجلس آئین ساز اور نظم ونسق کی اصلاح کے متعلق اپنے مطالبات پیش کئے تھے۔ وفد کے مطالبات میں یہ امور بھی شامل تھے کہ تمام سرکاری ملازمتوں میں رام پوریوں کو مقرر کیا جائے۔ تشدد آمیز قوانین منسوخ کئے جائیں۔ افلاس اور بے کاری کو رفع کرنے کے وسائل پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب رام پور نے سٹیٹ کونسل کی سفارش کے مطابق ان مطالبات میں سے ہر ایک کے متعلق احکام صادر کر دیئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ذمہ دار اشخاص نے ان اصلاحات کے بارے میں خوشی کا اظہار کیا ہے۔

پٹیالہ ۲۰ ستمبر۔ ریاست پٹیالہ میں عدل وانصاف کے معیار کو بلند کرنے کے لئے دربار پٹیالہ نے ریاست کے سات سب جج اور ای۔ اے سی ملازمت سے علیحدہ کر دیئے ہیں۔ اور بعض سرکردہ افسروں کی ترقیاں روک لی ہیں۔

شملہ ۱۹ ستمبر۔ کل یہاں ایک جلسہ عام میں ایک خطابہ کا جواب دیتے ہوئے مسٹر محمد علی جناح نے تقریر کی۔ جس کے دوران میں کہا مسلمان کانگرس سے اس وقت تک سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ جب تک ان کے حقوق کے تحفظ کا یقین نہیں دلایا جاتا۔

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ جنوبی افریقہ اور ہندوستان آئندہ برطانیہ کے لئے جنگی طیارے اور گولہ بارود وغیرہ طیار کیا کریں گے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر برطانیہ کے اسلحہ ساز کارخانے تباہ بھی ہو جائیں تو بھی برطانیہ کی بحری اور فضائی طاقت مستعمرات کے طیار کردہ اسلحہ کی بنا پر لڑائی کر سکے۔ پریٹوریا (جنوبی افریقہ) کی شاہی ٹکسال حکومت برطانیہ کی بجائے جنوبی افریقہ کی حکومت کی تحویل میں دی جارہی ہے۔ تاکہ اسے گولہ بارود بنانے والے کارخانہ میں تبدیل کر دیا جائے۔ اسی طرح کینیڈا میں ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ جہاں بڑے بڑے بمبار طیارے بنائے جائیں گے۔

فیروزپور ۲۰ ستمبر۔ دریائے ستلج میں کشتی الٹ جانے کے حادثہ کے نتیجہ میں اندازہ کیا جاتا ہے کہ قریباً ۵۰ آدمی غرق ہوئے ہیں۔ پولیس اور دیہاتیوں کی مساعی سے ۲۲ لاشیں برآمد ہو چکی ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۱۹ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سرحدی قبائل کے تقریباً ۳۰۰ اشخاص نے ٹانک سے ایک میل دور واقع ایک گاؤں پر چھاپہ مارا۔ اور ایک گڈرئیے کی ۱۴۰ بھیڑ بکریاں لے گئے۔

لکھنؤ ۲۰ ستمبر۔ یو پی اسمبلی کا ایک ممبر اس مفہوم کا ایک ریزولیوشن پیش کرنے والا ہے۔ کہ تمام سرکاری ملازموں کی وردیاں کھدر کی بنائی جائیں پولیس کی پگڑیوں کی جگہ گاندھی ٹوپیاں ہوں۔ اور حکومت کی ضروریات حتی الوسع ملکی اشیاء سے پوری کی جائیں۔

شنگھائی ۱۹ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلسل بارش کی وجہ سے شنگھائی کے جملہ محاذات کی سرگرمیاں محض گولہ باری تک محدود رہ گئی ہیں لنڈن کے ایک پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی چین میں جاپانیوں کی حالت بتدریج مضبوط ہو رہی ہے جاپانیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نے ایک لاکھ چینیوں کا محاصرہ کر لیا ہے۔ پیکن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ شمالی چین میں ۵۰ ہزار چینی دو جاپانی فوجوں کے درمیان گھر گئے ہیں۔ ٹوکیو کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ جن جاپانیوں نے چوچاؤ کے جنوب مغرب میں چینیوں کا محاصرہ کر رکھا ہے وہ اپنے دائرہ کو تنگ کر رہے ہیں۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس وقت تک آٹھ ہزار چینی ہلاک ہو چکے ہیں۔

شملہ ۱۹ ستمبر۔ لنڈن سے آمدہ بعض پرائیویٹ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے عنقریب کوئی اقدام کئے جانے کی توقع ہے غالباً اس کا تعلق ان مسائل سے ہے جو والیان ریاست کی آئینی کمیٹی نے گذشتہ ماہ مارچ میں پیش کئے تھے بعض کے متعلق والیان ریاست کی جانب سے گفت وشنید کا سلسلہ جاری ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ ایک تبدیلی یہ ہوگی کہ مجلس کے ارکان کو اپنی اپنی زبان میں تقریر کرنے کا حق حاصل ہو۔

کراچی ۱۹ ستمبر۔ ڈی۔ جے سندھ کالج کے مسلم طلبا نے مسلم زعماء کی اپیل پر ہڑتال ترک کر دی ہے۔ سر ایچ ہارون اور دیگر لیڈروں نے اپیل شائع کی تھی۔ کہ طلبہ کالج میں حاضر ہوں۔ اور اپنے مطالبات کی تکمیل کے لئے آئینی کارروائی عمل میں لائیں۔

وائنا ۲۰ ستمبر۔ وائنا کے قصر بلوویر میں آگ لگ گئی۔ اگرچہ تمام فائر بریگیڈوں کے ساتھ فوجوں نے بھی آگ بجھانے کی کوشش کی۔ مگر پھر بھی تمام محل جل کر خاکستر ہو گیا۔ ایک لاکھ پونڈ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے

برلن ۱۹ ستمبر۔ جرمنی کی نازی حکومت نے اٹھاسی افراد کو جرمن قوم کی رکنیت اور جرمنی کے حق شہریت سے محروم کر دیا ہے۔ جو فہرست اس ضمن میں شائع کی گئی ہے۔ اس میں وجہ یہ بتلائی گئی ہے۔ کہ ان کی وجہ سے جرمن عوام اور جرمنی کے بہترین مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے

ہانگ کانگ ۲۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی سپہ سالار کے ین سی کیانگ اور شانسی کی افواج کے اعلیٰ کمانڈر جنرل لیو ان ین کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے ہیں جن کی تعمیل میں ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اب ان کا کورٹ مارشل کیا جائے گا۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ انہوں نے شانسی کے صوبہ میں حملہ آوروں کا مقابلہ نہیں کیا۔ اور مجرمانہ تغافل کے نتیجہ میں دشمن کو اس بہت بڑے صوبے پر قابض ہونے کا موقع مل گیا۔

جنیوا ۲۰ ستمبر۔ بحری قزاقی کے انسداد کے لئے جو کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ اس کی کارروائی کل ختم ہو گئی۔ جدید معاہدہ پر نو حکومتوں نے بالاتفاق دستخط کر دئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ کو پھر دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ بحری نگرانی کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان سلطنتوں کے ساتھ اشتراک عمل کرے۔ جرمن اور اطالوی اخبارات بحری قزاقی کے انسداد کے لئے اس معاہدہ کے متعلق معاندانہ تنقید کر رہے ہیں۔

انگورہ ۱۹ ستمبر۔ ترکیہ میں ۹ مشتبہ اطالوی

بالکل مفت۔ دور حاضرہ کی نہایت عجیب وغریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا

رسالہ

زندہ موت

مفت حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس دس آدمیوں کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل ۳۹ میکلوڈ روڈ لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی